ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0246

Program: Matric

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیۃ اللغۃ العربیۃ والدراسات الاسلامیۃ) شعبۂ عربی(

کورس :عربی(246)

سطح :میٹرک

سمسٹر :خزاں2026 ء

امتحانی مشق نمبر2

کل نمبر | 100 :کامیابی کے نمبر40 :

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

نوٹ :یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ امتحانی مشق اپنے الفاظ میں، اپنی سمجھ کے مطابق تحریر کریں؛ اس گائیڈ کو ہو بہو نقل کرنا تعلیمی دیانت کے خلاف ہے اور یونیورسٹی کی مواد چوری (Plagiarism) پالیسی کے تحت کارروائی کی زد میں آ سکتا ہے۔ عربی قواعد کی اصل مہارت خود جملے بنانے اور بار بار مشق کرنے سے آتی ہے، اس لیے ہر جواب پڑھنے کے بعد اسی طرز کے چند جملے خود بھی بنائیں۔

شفافیت نوٹ) کتابچے کی چھپائی کے بارے میں :(اس کتابچے کی فائل کا عربی فونٹ والا حصہ تکنیکی طور پر ناقص ہے؛ عربی مشقیں جس قدیم فونٹ (Sakkal Majalla) میں چھپی ہیں اس کا متن عام طریقے سے پڑھا نہیں جاتا۔ اس گائیڈ میں تمام عربی الفاظ، جملے اور سوالات کتابچے کے چھپے ہوئے حروف سے حرف بہ حرف پرکھ کر اصل صورت میں نقل کیے گئے ہیں اور ہر سوال کو اسی چھپی ہوئی صورت کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ کتابچے میں اس مشق کے یونٹ) اکائیاں (چھپے ہوئے نہیں ہیں، اس لیے عنوان میں یونٹ درج نہیں کیے گئے۔ کل نمبر 100 اور کامیابی کے نمبر 40 کتابچے کے مطابق ہیں۔

سوال نمبر 20) 1 نمبر(

سوال نمبر :1 درج ذیل سوالات کے جواب اس طرح دیجئے کہ جواب میں حروف جر کا استعمال ہو۔ (1) — (20) أَيْنَ كِتَابُكَ؟ (2) إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (3) لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ؟ (4) هَلْ يَلْعَبُ بِالْكُرَةِ؟ (5) بِمَاذَا تَكْتُبُ؟ (6) مَنْ أَنْتَ؟ (7) مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

تعارف

اس سوال میں سات مختصر عربی سوالات دیے گئے ہیں اور شرط یہ رکھی گئی ہے کہ ہر جواب اس طرح دیا جائے کہ اس میں حرف جر کا استعمال ہو۔ یہ شرط بے سبب نہیں ہے۔ عربی میں جگہ، سمت، وقت، وسیلہ اور ملکیت جیسے مفاہیم زیادہ تر حروف جر ہی کے ذریعے ادا ہوتے ہیں، اس لیے سوال میں جہاں أَيْنَ، إِلَى، لِمَنْ، بِمَاذَا اور مَتَى آئے ہیں، ان کے فطری جواب میں بھی کوئی نہ کوئی حرف جر آئے گا۔ درست جواب کے لیے دو مہارتیں درکار ہیں :پہلی یہ کہ سوال کے لفظ کو پہچان کر اسی نوعیت کا جواب دیا جائے، جگہ کے سوال میں جگہ، وقت کے سوال میں وقت؛ دوسری یہ کہ مخاطب کی ضمیر کو متکلم کی ضمیر میں بدلا جائے، یعنی سوال میں جو كِتَابُكَ ہے وہ جواب میں كِتَابِي ہو گا۔ ذیل میں پہلے حروف جر کا مختصر تعارف اور ان کی فہرست دی گئی ہے، پھر ساتوں جوابات عربی میں ان کے اردو مفہوم اور نحوی نوٹ کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

حروف جر اور ان کا اثر

حرف جر وہ حرف ہے جو کسی اسم سے پہلے آ کر اسے مجرور کر دیتا ہے اور اس اسم کا تعلق جملے کے کسی دوسرے حصے سے جوڑ دیتا ہے۔ مجرور ہونے کی علامت عام اسم میں کسرہ ہوتی ہے، مثنیٰ اور جمع مذکر سالم میں یاء ہوتی ہے اور ممنوع من الصرف میں کسرے کی جگہ فتحہ آتا ہے۔ اہم حروف جر یہ ہیں :مِنْ بمعنی سے، ابتدا کے لیے؛ إِلَى بمعنی تک، کی طرف، انتہا کے لیے؛ عَنْ بمعنی سے، بارے میں؛ عَلَى بمعنی پر، اوپر؛ فِي بمعنی میں؛ بَاء بمعنی سے، کے ساتھ، وسیلے کے لیے؛ كَاف بمعنی کی طرح، تشبیہ کے لیے؛ لَام بمعنی کے لیے، کا، ملکیت کے لیے؛ اور حَتَّى بمعنی تک۔ ان میں سے اس سوال کے جوابات میں فِي، عَلَى، إِلَى، لَام، بَاء اور مِنْ کا استعمال آئے گا۔ یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ حرف جر اور اس کا مجرور اسم مل کر شبہ جملہ بنتے ہیں جو کسی فعل یا اسم سے متعلق ہوتا ہے، جیسے الْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ میں عَلَى الْمَكْتَبِ خبر کا کام دے رہا ہے۔

جدول :اہم حروف جر اور ان کے مفاہیم

مثال	بنیادی مفہوم	حرف جر
خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ	سے، ابتدا	مِنْ
ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	تک، کی طرف	إِلَى
سَأَلْتُ عَنِ الدَّرْسِ	سے، کے بارے میں	عَنْ

الْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ	پر، اوپر	عَلَى
الْمَاءُ فِي الْكُوبِ	میں، اندر	فِي
كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ	سے، کے ساتھ) وسیلہ(	بِ
هٰذَا الْبَيْتُ لِأَبِي	کے لیے، کا) ملکیت(	لِ
وَجْهُهَا كَالْقَمَرِ	کی طرح) تشبیہ(	كَ

ساتوں سوالات کے جوابات

(1)سوال :أَيْنَ كِتَابُكَ؟ آپ کی کتاب کہاں ہے؟ جواب :كِتَابِي عَلَى الْمَكْتَبِ فِي غُرْفَتِي۔ میری کتاب میرے کمرے میں میز پر ہے۔ اس جواب میں دو حروف جر آئے ہیں :عَلَى جس کا مجرور الْمَكْتَبِ ہے اور فِي جس کا مجرور غُرْفَتِي ہے۔ كِتَابُكَ کی ضمیر کَ جواب میں ي میں بدل گئی کیونکہ اب بولنے والا اپنی کتاب کی بات کر رہا ہے۔ (2) سوال :إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ؟ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ جواب :أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الصَّبَاحِ۔ میں صبح اسکول جاتا ہوں۔ یہاں سمت کے لیے إِلَى اور وقت کے ظرف کے لیے فِي استعمال ہوا ہے اور دونوں کے بعد والے اسم مجرور ہیں۔ (3) سوال :لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ؟ یہ گھر کس کا ہے؟ جواب :هٰذَا الْبَيْتُ لِأُسْتَاذِي۔ یہ گھر میرے استاد کا ہے۔ ملکیت کے جواب میں لَام استعمال ہوا ہے جو خود حرف جر ہے اور أُسْتَاذِي اس کا مجرور ہے۔ (4) سوال :هَلْ يَلْعَبُ بِالْكُرَةِ؟ کیا وہ گیند سے کھیلتا ہے؟ جواب :نَعَمْ، يَلْعَبُ بِالْكُرَةِ فِي الْمَلْعَبِ مَعَ أَصْدِقَائِهِ۔ جی ہاں، وہ میدان میں اپنے دوستوں کے ساتھ گیند سے کھیلتا ہے۔ هَلْ والے سوال کا جواب نَعَمْ یا لَا سے شروع ہوتا ہے اور اس جواب میں بِالْكُرَةِ، فِي الْمَلْعَبِ اور مَعَ تینوں جار مجرور کی صورتیں موجود ہیں۔

(5)سوال :بِمَاذَا تَكْتُبُ؟ آپ کس چیز سے لکھتے ہیں؟ جواب :أَكْتُبُ بِالْقَلَمِ عَلَى الْوَرَقِ۔ میں قلم سے کاغذ پر لکھتا ہوں۔ وسیلے کے سوال کا جواب بَاء سے آتا ہے جو آلے پر دلالت کرتی ہے اور یہاں عَلَى الْوَرَقِ بھی ساتھ آ گیا ہے۔ (6) سوال :مَنْ أَنْتَ؟ آپ کون ہیں؟ جواب :أَنَا طَالِبٌ مِنْ بَاكِسْتَانَ، أَدْرُسُ فِي الصَّفِّ الْعَاشِرِ۔ میں پاکستان سے ایک طالب علم ہوں، دسویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ اس جواب میں مِنْ وطن کی ابتدا و نسبت کے لیے آیا ہے اور بَاكِسْتَانَ ممنوع من الصرف ہونے کی وجہ سے جر کی حالت میں بھی فتحے کے ساتھ آیا ہے؛ یہی اس جواب کا باریک نحوی نکتہ ہے۔ ساتھ فِي الصَّفِّ بھی حرف جر کی دوسری مثال ہے۔ (7) سوال :مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ آپ اسکول کب جاتے ہیں؟ جواب :أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي السَّاعَةِ السَّابِعَةِ صَبَاحًا۔ میں صبح سات بجے اسکول جاتا ہوں۔ وقت کے سوال مَتَى کا جواب فِي کے ساتھ وقت بتا کر دیا گیا ہے اور سمت کے لیے إِلَى بھی موجود ہے۔ ان ساتوں جوابات میں غور کریں کہ ہر

جواب مکمل جملہ ہے، صرف ایک لفظ نہیں، اور ہر جملے میں کم از کم ایک حرف جر اپنے مجرور کے ساتھ واضح طور پر موجود ہے، یہی سوال کی شرط تھی۔

جواب سازی کے اصول اور احتیاطیں

اس قسم کے سوالات حل کرنے کے تین اصول یاد رکھیں۔ پہلا اصول :سوالیہ لفظ کی نوعیت پہچانیں۔ أَيْنَ جگہ پوچھتا ہے، مَتَى وقت، لِمَنْ ملکیت، بِمَاذَا وسیلہ اور مَنْ شناخت۔ جواب میں اسی نوعیت کی معلومات حرف جر کے ساتھ دیں۔ دوسرا اصول :ضمیر اور صیغے کی تبدیلی کا خیال رکھیں۔ سوال مخاطب سے ہوتا ہے اس لیے تَذْهَبُ اور كِتَابُكَ آتا ہے، جواب متکلم دیتا ہے اس لیے أَذْهَبُ اور كِتَابِي ہو گا۔ یہ تبدیلی نہ کرنا اس مشق کی سب سے عام غلطی ہے۔ تیسرا اصول : حرف جر کے بعد والے اسم کا اعراب ضرور پرکھیں۔ تنوین والا اسم مجرور ہو تو اس کی صورت قَلَمٍ اور وَرَقٍ جیسی ہو گی اور ال والا اسم ہو تو الْمَكْتَبِ اور الْمَدْرَسَةِ جیسی۔ اگر مجرور ممنوع من الصرف ہو تو بَاكِسْتَانَ کی طرح فتحہ آئے گا۔ ان تین اصولوں پر عمل کرنے سے جواب قواعد کے لحاظ سے بھی درست ہو گا اور سوال کی شرط بھی پوری ہو گی۔ مشق کے لیے انہی سوالات کے جواب دوسرے حروف جر سے بھی بنا کر دیکھیں، جیسے پہلے سوال کا جواب كِتَابِي فِي الْحَقِيبَةِ بھی درست ہے۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ ساتوں سوالات کے جواب مکمل عربی جملوں میں دیے گئے ہیں اور ہر جواب میں حرف جر کا واضح استعمال موجود ہے :کتاب کے جواب میں عَلَى اور فِي، جانے کے جواب میں إِلَى، ملکیت کے جواب میں لَام، کھیل کے جواب میں بَاء اور فِي، لکھنے کے جواب میں بَاء اور عَلَى، تعارف کے جواب میں مِنْ اور فِي اور وقت کے جواب میں فِي اور إِلَى۔ ساتھ ہی ضمیر کی تبدیلی اور مجرور کے اعراب کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے تاکہ جواب نقل کرنے کے بجائے سمجھ کر لکھا جا سکے۔

سوال نمبر 20) 2 نمبر(

سوال نمبر :2ثُلَاثِي مُجَرَّد کے ابواب ہوتے ہیں؟ کوئی سے دو پر نوٹ لکھیں۔(20)

تعارف

صرف کی دنیا میں باب کا تصور اس سوال کی بنیاد ہے۔ ثلاثی مجرد وہ فعل ہے جس کے ماضی کے بنیادی حروف تین ہوں اور ان میں کوئی زائد حرف نہ ہو، جیسے كَتَبَ، نَصَرَ اور عَلِمَ۔ ایسے افعال کے ماضی اور مضارع کے اوزان کو

ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر باب کی پہچان ماضی اور مضارع میں عین کلمے یعنی درمیانی حرف کی حرکت سے ہوتی ہے۔ سوال میں دو باتیں پوچھی گئی ہیں :پہلی یہ کہ ثلاثی مجرد کے ابواب ہوتے ہیں، یعنی ان کی تعداد اور شناخت بیان کی جائے؛ دوسری یہ کہ ان میں سے کوئی سے دو ابواب پر تفصیلی نوٹ لکھا جائے۔ کتابچے میں سوال کی چھپی ہوئی صورت میں ثلاثی مجرد کے ابواب کا ذکر ہے، اس لیے جواب میں معروف گنتی یعنی چھ ابواب بیان کیے گئے ہیں۔ ذیل میں پہلے تمام چھ ابواب کی جدول دی گئی ہے، پھر پہلے دو ابواب یعنی نَصَرَ یَنْصُرُ اور ضَرَبَ یَضْرِبُ پر تفصیلی نوٹ لکھے گئے ہیں اور باقی ابواب کا مختصر تعارف بھی شامل کر دیا گیا ہے تاکہ تصویر مکمل رہے۔

چھ ابواب کی مجموعی صورت

ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں۔ ان کی بنیاد یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ یا تو مفتوح ہوتا ہے یا مکسور یا مضموم، اور مضارع میں بھی یہی تین امکانات ہیں، مگر لغت میں ثابت شدہ مجموعے چھ ہی ہیں۔ پہلا باب فَعَلَ یَفْعُلُ ہے جس کی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ ہے۔ دوسرا فَعَلَ یَفْعِلُ ہے، مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ تیسرا فَعَلَ یَفْعَلُ ہے، مثال فَتَحَ یَفْتَحُ۔ چوتھا فَعِلَ یَفْعَلُ ہے، مثال عَلِمَ یَعْلَمُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ۔ پانچواں فَعِلَ یَفْعِلُ ہے، مثال حَسِبَ یَحْسِبُ۔ چھٹا فَعُلَ یَفْعُلُ ہے، مثال کَرُمَ یَکْرُمُ۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی فعل کا باب قیاس سے طے نہیں ہوتا بلکہ سماع اور لغت سے معلوم ہوتا ہے، اس لیے مشہور افعال کو ان کے باب سمیت یاد کرنا ہی درست طریقہ ہے۔ البتہ کچھ رجحانات ضرور مدد دیتے ہیں، جیسے حلقی حروف والے افعال کا اکثر تیسرے باب سے آنا اور طبعی صفات والے افعال کا چھٹے باب سے آنا۔

جدول :ثلاثی مجرد کے چھ ابواب

باب	ماضی کا وزن	مضارع کا وزن	مشہور مثال	مزید مثالیں
پہلا	فَعَلَ	یَفْعُلُ	نَصَرَ یَنْصُرُ	کَتَبَ یَکْتُبُ، دَخَلَ یَدْخُلُ
دوسرا	فَعَلَ	یَفْعِلُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ	جَلَسَ یَجْلِسُ، نَزَلَ یَنْزِلُ
تیسرا	فَعَلَ	یَفْعَلُ	فَتَحَ یَفْتَحُ	ذَهَبَ یَذْهَبُ، قَرَأَ یَقْرَأُ
چوتھا	فَعِلَ	یَفْعَلُ	عَلِمَ یَعْلَمُ	سَمِعَ یَسْمَعُ، فَرِحَ یَفْرَحُ

وَرِثَ يَرِثُ، وَثِقَ يَثِقُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	يَفْعِلُ	فَعِلَ	پانچواں
حَسُنَ يَحْسُنُ، كَبُرَ يَكْبُرُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	يَفْعُلُ	فَعُلَ	چھٹا

نوٹ اول :باب نَصَرَ يَنْصُرُ

پہلا باب فَعَلَ يَفْعُلُ ہے اور اس کی سب سے مشہور مثال نَصَرَ يَنْصُرُ ہے جس کے معنی ہیں اس نے مدد کی، وہ مدد کرتا ہے۔ اس باب کی پہچان یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمے پر فتحہ اور مضارع میں عین کلمے پر ضمہ ہوتا ہے۔ اس باب سے آنے والے مشہور افعال یہ ہیں :نَصَرَ يَنْصُرُ مدد کرنا، كَتَبَ يَكْتُبُ لکھنا، دَخَلَ يَدْخُلُ داخل ہونا، خَرَجَ يَخْرُجُ نکلنا، طَلَبَ يَطْلُبُ طلب کرنا، شَكَرَ يَشْكُرُ شکر ادا کرنا، عَبَدَ يَعْبُدُ عبادت کرنا اور أَخَذَ يَأْخُذُ پکڑنا۔ اس باب کے فعل سے مصدر بھی کئی اوزان پر آتا ہے، جیسے نَصْرٌ، كِتَابَةٌ اور دُخُولٌ، اس لیے مصدر باب کی پہچان نہیں بنتا، پہچان ہمیشہ مضارع کے عین کلمے سے ہوتی ہے۔ جملوں میں استعمال دیکھیں :نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ اللہ نے مومنوں کی مدد کی؛ يَكْتُبُ الطَّالِبُ الدَّرْسَ، طالب علم سبق لکھتا ہے؛ يَدْخُلُ الْمُعَلِّمُ الْفَصْلَ فِي الصَّبَاحِ، استاد صبح جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ یہ باب ثلاثی مجرد کے سب سے کثیر الاستعمال ابواب میں سے ہے اور قرآن و حدیث اور درسی اسباق میں اس کے افعال بار بار آتے ہیں، اس لیے اس باب کے بنیادی افعال کی فہرست زبانی یاد کر لینا طالب علم کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ گردان کی مشق کے طور پر نَصَرَ کی صرفی صورت بھی دہرا لیں :نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوا، نَصَرَتْ، نَصَرْتُ اور نَصَرْنَا۔

نوٹ دوم :باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

دوسرا باب فَعَلَ يَفْعِلُ ہے جس کی نمائندہ مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ ہے، معنی اس نے مارا، وہ مارتا ہے۔ اس باب کی پہچان یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمے پر فتحہ رہتا ہے مگر مضارع میں عین کلمہ مکسور ہو جاتا ہے۔ پہلے باب سے اس کا فرق صرف مضارع کی ایک حرکت کا ہے، یہی باریکی اس سوال کا اصل امتحان ہے۔ اس باب کے مشہور افعال یہ ہیں : ضَرَبَ يَضْرِبُ مارنا، جَلَسَ يَجْلِسُ بیٹھنا، نَزَلَ يَنْزِلُ اترنا، رَجَعَ يَرْجِعُ لوٹنا، حَمَلَ يَحْمِلُ اٹھانا، صَبَرَ يَصْبِرُ صبر کرنا، غَسَلَ يَغْسِلُ دھونا، عَقَلَ يَعْقِلُ سمجھنا اور قَسَمَ يَقْسِمُ تقسیم کرنا۔ جملوں میں استعمال :ضَرَبَ الْمُعَلِّمُ مَثَلًا لِلطُّلَّابِ، استاد نے طالب علموں کے لیے مثال بیان کی، یہاں ضَرَبَ مارنے کے بجائے مثال بیان کرنے کے معنی میں آیا ہے جو اس لفظ کا مشہور مجازی استعمال ہے؛ يَجْلِسُ الطُّلَّابُ فِي الْفَصْلِ بِأَدَبٍ، طلبہ جماعت میں ادب سے بیٹھتے ہیں؛ يَنْزِلُ الْمَطَرُ فِي الشِّتَاءِ، سردیوں میں بارش ہوتی ہے۔ اس باب کو یاد رکھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اسے پہلے باب کا جوڑا

سمجھیں :دونوں میں ماضی فَعَلَ ہے، پہلے میں مضارع کا عین مضموم اور دوسرے میں مکسور۔ امتحان میں جب کسی فعل کا مضارع بنانا ہو تو پہلے یہی جانچیں کہ اس کا باب کون سا ہے، کیونکہ کَتَبَ کا مضارع یَکْتُبُ اور ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اسی باب کے فرق سے بنتا ہے۔

باقی ابواب کا مختصر تعارف

تیسرا باب فَعَلَ یَفْعَلُ ہے :فَتَحَ یَفْتَحُ، ذَهَبَ یَذْهَبُ، قَرَأَ یَقْرَأُ اور سَأَلَ یَسْأَلُ۔ اس باب کے اکثر افعال میں عین یا لام کلمہ حلقی حروف میں سے ہوتا ہے، یہی اس کی مددگار پہچان ہے۔ چوتھا باب فَعِلَ یَفْعَلُ ہے :عَلِمَ یَعْلَمُ، سَمِعَ یَسْمَعُ، فَرِحَ یَفْرَحُ اور شَرِبَ یَشْرَبُ۔ اس باب کے افعال عام طور پر احوال، کیفیات اور حواس سے متعلق ہوتے ہیں۔ پانچواں باب فَعِلَ یَفْعِلُ ہے : حَسِبَ یَحْسِبُ اور وَرِثَ یَرِثُ اس کی مشہور مثالیں ہیں اور یہ باب تعداد میں نسبتاً کم استعمال ہوتا ہے۔ چھٹا باب فَعُلَ یَفْعُلُ ہے :کَرُمَ یَکْرُمُ، حَسُنَ یَحْسُنُ اور کَبُرَ یَکْبُرُ۔ اس باب کے افعال لازمی طور پر لازم ہوتے ہیں اور طبعی صفات و خصلتوں پر دلالت کرتے ہیں، اسی لیے ان کا کوئی مفعول بہ نہیں آتا۔ ان چاروں کا یہ مختصر تعارف اس لیے دیا گیا ہے کہ سوال کے اصل مطلوبہ دو نوٹ لکھنے کے بعد بھی طالب علم کے ذہن میں پورے نظام کی تصویر موجود رہے۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں جن کی پہچان ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت سے ہوتی ہے۔ تفصیلی نوٹ پہلے باب نَصَرَ یَنْصُرُ پر لکھا گیا جس میں مضارع کا عین مضموم ہوتا ہے اور دوسرے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ پر جس میں مضارع کا عین مکسور ہوتا ہے؛ دونوں کی مثالیں، گردان کے اشارے اور جملوں میں استعمال بھی دے دیا گیا ہے۔ باقی چار ابواب کا خلاصہ جدول اور مختصر تعارف میں موجود ہے۔ سب سے اہم سبق یہ ہے کہ باب کا فیصلہ سماع سے ہوتا ہے، اس لیے مشہور افعال کو ان کے ابواب سمیت یاد کرنا ہی کامیابی کا راستہ ہے۔

سوال نمبر 20) 3 نمبر(

سوال نمبر :3 مَعْرِف بِالنِّدَاءِ اور مَعْرِف بِالْإِضَافَةِ بمع مثال لکھیں۔(20)

تعارف

پچھلی مشق میں معرفہ اور نکرہ کی تعریف اور معرفہ کی اقسام کا ذکر آیا تھا۔ یہ سوال انہی اقسام میں سے دو کو تفصیل سے لکھنے کا تقاضا کرتا ہے :ایک معرف بالنداء اور دوسرا معرف بالاضافہ۔ دونوں کا مشترکہ نکتہ یہ ہے کہ ان میں اصل لفظ نکرہ ہوتا ہے، مگر ایک خارجی نسبت اسے معرفہ بنا دیتی ہے :کہیں یہ نسبت حرف ندا کی ہوتی ہے

کہ متکلم کسی نکرہ کو پکار کر اسے اپنے سامنے معین کر لیتا ہے، اور کہیں یہ نسبت اضافت کی ہوتی ہے کہ نکرہ کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو کر اس کی تعریف حاصل کر لیتا ہے۔ اس جواب میں دونوں کی تعریف، ان کے قواعد، درجے اور شرائط مثالوں کے ساتھ بیان کی گئی ہیں اور آخر میں دونوں کا موازنہ بھی دیا گیا ہے تاکہ فرق ذہن نشین ہو جائے۔ مثالیں لکھتے وقت ہر مثال کے ساتھ اس کا اردو مفہوم اور نحوی وجہ بھی شامل کی گئی ہے تاکہ جواب صرف تعریفوں کا مجموعہ نہ رہے بلکہ عملی شناخت بھی پیدا ہو۔

معرف بالنداء: تعریف اور قاعدہ

معرف بالنداء اس نکرہ کو کہتے ہیں جو حرف ندا کے بعد آ کر مقصود و معین ہو جائے۔ جب ہم یَا رَجُلُ کہتے ہیں تو رَجُلٌ اصل میں نکرہ ہے، مگر پکارنے والے نے اس سے ایک خاص مرد کو مراد لیا ہے جو اس کے سامنے موجود ہے، اسی قصد و تعیین کی وجہ سے یہ منادیٰ معرفہ شمار ہوتا ہے۔ نحوی اصطلاح میں اسے نکرہ مقصودہ کہتے ہیں۔ اس کا اعرابی قاعدہ یہ ہے کہ نکرہ مقصودہ ضمے پر مبنی ہوتی ہے اور محلاً منصوب ہوتی ہے، اسی لیے یَا رَجُلُ، یَا طَالِبُ اور یَا مُعَلِّمُ میں آخر میں ضمہ آتا ہے اور تنوین نہیں آتی۔ اس کے برعکس اگر نکرہ مقصود نہ ہو، جیسے کوئی اندھے کو راستہ بتانے کے لیے پکارے یَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي، تو اسے نکرہ غیر مقصودہ کہتے ہیں اور وہ منصوب آتی ہے اور معرفہ بھی شمار نہیں ہوتی۔ منادیٰ کی دیگر صورتوں سے بھی نسبت واضح رہے: مفرد علم جیسے یَا أَحْمَدُ بھی ضمے پر مبنی ہوتا ہے مگر وہ علم ہونے کی وجہ سے پہلے ہی معرفہ ہے، جبکہ یہاں بحث اس نکرے کی ہے جو ندا سے معرفہ بنا ہے۔ مثالیں دیکھیں: یَا طَالِبُ، اِجْتَهِدْ فِي دُرُوسِكَ، اے طالب علم، اپنے اسباق میں محنت کرو؛ یَا وَلَدُ، اِسْمَعْ كَلَامَ مُعَلِّمِكَ، اے لڑکے، اپنے استاد کی بات سنو؛ یَا مُؤْمِنُ، حَافِظْ عَلَى الصَّلَاةِ، اے مومن، نماز کی پابندی کرو۔ تینوں مثالوں میں منادیٰ اصلاً نکرہ تھا، مگر پکار کی وجہ سے معین فرد بن گیا، یہی معرف بالنداء ہے۔

معرف بالاضافہ: تعریف اور قاعدہ

معرف بالاضافہ اس نکرہ کو کہتے ہیں جو کسی معرفہ اسم کی طرف مضاف ہو کر معرفہ بن جائے۔ مثال کے طور پر كِتَابٌ نکرہ ہے، مگر جب یہ كِتَابُ الطَّالِبِ بن جائے تو طالب علم کی معرفت و تعیین کی وجہ سے یہ کتاب بھی معین ہو جاتی ہے۔ اسی طرح غُلَامُ زَيْدٍ، بَابُ الْبَيْتِ، مُعَلِّمُ الْمَدْرَسَةِ اور كِتَابُ اللَّهِ میں پہلے اسماء اضافت کی وجہ سے معرفہ ہیں۔ اس کے قواعد یہ ہیں۔ پہلا: مضاف الیہ کا معرفہ ہونا شرط ہے؛ اگر مضاف الیہ بھی نکرہ ہو تو مضاف معرفہ نہیں بنتا بلکہ اسے صرف تخصیص حاصل ہوتی ہے، جیسے كِتَابُ طَالِبٍ میں کتاب کسی طالب علم کی ہونے سے خاص تو ہو

گئی مگر معین نہیں ہوئی۔ دوسرا :مضاف جتنا بڑا معرفہ مضاف الیہ ہو گا، اسی درجے کی تعریف حاصل کرے گا، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ مضاف اضافت سے اتنی ہی تعریف کماتا ہے جتنی مضاف الیہ میں ہوتی ہے، غُلَامُ زَيْدٍ میں تعریف علم کے درجے کی ہے اور غُلَامُ الرَّجُلِ میں ال کے درجے کی۔ تیسرا :مضاف پر ال اور تنوین بدستور نہیں آتی جیسا کہ اضافت کے قواعد میں گزر چکا ہے۔ چوتھا :ضمیر کی طرف اضافت بھی اسی قسم میں آتی ہے، جیسے كِتَابِي اور بَيْتُهُ، کیونکہ ضمیریں معرفہ کی مضبوط ترین قسموں میں سے ہیں۔ جملوں میں مثالیں :قَرَأْتُ كِتَابَ التَّارِيخِ، میں نے تاریخ کی کتاب پڑھی؛ مُدِيرُ الْمَدْرَسَةِ حَاضِرٌ، اسکول کے منتظم حاضر ہیں؛ بَابُ حَدِيقَتِنَا كَبِيرٌ، ہمارے باغ کا دروازہ بڑا ہے۔

جدول :دونوں اقسام کا موازنہ

معرف بالاضافہ	معرف بالنداء	پہلو
معرفہ کی طرف اضافت	حرف ندا سے قصد و پکار	تعریف کا ذریعہ
كِتَابُ الطَّالِبِ	يَا طَالِبُ	مثال
نکرہ بطور مضاف	نکرہ مقصودہ	اصل نحو کی حالت
مضاف کا اعراب محل کے مطابق؛ مضاف الیہ مجرور	ضمے پر مبنی، محلاً منصوب	اعرابی صورت
مضاف الیہ کی معرفت سے سرایت	مخاطب کا سامنے معین ہونا	تعریف کی وجہ

مزید مثالوں کی مشق اور عام غلطیاں

مزید مثالیں دے کر دونوں قسموں کی پہچان پختہ کرتے ہیں۔ معرف بالنداء کی مثالیں :يَا فَلَّاحُ، رَبُّكَ يُحِبُّ الْمُتْقِنِينَ؛ يَا بِنْتُ، سَاعِدِي أُمَّكِ فِي الْبَيْتِ؛ يَا شَابُّ، اِسْتَغِلَّ وَقْتَكَ فِي الْخَيْرِ۔ ان تینوں میں فَلَّاح، بِنْت اور شَاب اصلاً نکرہ ہیں، مگر آمنے سامنے پکارے جانے سے معین ہو گئے ہیں اور تینوں ضمے پر مبنی ہیں۔ معرف بالاضافہ کی مثالیں :سَائِقُ السَّيَّارَةِ مَاهِرٌ، گاڑی کا ڈرائیور ماہر ہے؛ أَخُو صَدِيقِي مُهَنْدِسٌ، میرے دوست کا بھائی انجینئر ہے؛ نُورُ الصَّبَاحِ جَمِيلٌ، صبح کی روشنی خوبصورت ہے۔ عام غلطیوں میں سے ایک یہ ہے کہ طالب علم يَا رَجُلُ کو رَجُل پر ال نہ ہونے کی وجہ سے نکرہ لکھ دیتا ہے، حالانکہ یہ نکرہ مقصودہ معرفہ کے حکم میں ہے۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ كِتَابُ طَالِبٍ کو بھی معرفہ لکھ دیا جاتا ہے، حالانکہ اس میں مضاف الیہ نکرہ ہے اس لیے مضاف کو معرفہ نہیں کہا جائے گا۔ تیسری غلطی یہ ہے

کہ مضاف پر ال لگا دیا جاتا ہے جو اضافت کے بنیادی قاعدے کے خلاف ہے۔ ان تینوں نکتوں کی پہچان ہی اس سوال کا اصل حاصل ہے۔

دونوں اقسام کی پہچان کا عملی طریقہ

امتحانی پرچے یا درسی مشق میں جب کسی جملے میں ان دو اقسام کی شناخت مطلوب ہو تو ایک ترتیب وار طریقہ اختیار کریں۔ پہلے جملے میں یَا تلاش کریں؛ اس کے بعد آنے والا اسم اگر اصلاً نکرہ ہو اور اس سے کوئی معین فرد مخاطب ہو تو وہ معرف بالنداء ہے، جیسے یَا سَائِقُ، اِئْتِ إِلَى الطَّرِيقِ میں سَائِق معرف بالنداء ہے کیونکہ ڈرائیوروں میں سے ایک معین ڈرائیور کو پکارا جا رہا ہے۔ پھر جملے میں اضافت تلاش کریں؛ پہلا اسم اگر بلا ال اور بلا تنوین ہو اور اس کے بعد والا اسم معرفہ ہو تو پہلا اسم معرف بالاضافہ ہے، جیسے طَالِبُ الْمَدْرَسَةِ میں طَالِب، اور رَئِيسُ الْجَامِعَةِ میں رَئِيس۔ ایک ہی جملے میں دونوں اقسام اکٹھی بھی آ سکتی ہیں، جیسے یَا طَالِبَ الْعِلْمِ، اِجْتَهِدْ میں منادیٰ طَالِبَ خود الْعِلْمِ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرف بالاضافہ کے راستے سے بھی معرف ہے اور اسی لیے یہاں یہ ضمے پر مبنی ہونے کے بجائے منصوب آیا ہے، کیونکہ مضاف منادیٰ کا حکم نکرہ مقصودہ سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ باریک مثال اس لیے دی گئی ہے کہ طالب علم یہ سمجھ لے کہ اقسام کی شناخت لفظ کو اکیلا دیکھ کر نہیں بلکہ اس کی ترکیب اور سیاق دیکھ کر ہوتی ہے۔ اسی اصول پر خود بھی چند جملے بنا کر دیکھیں: يَا حَارِسُ، أَغْلِقِ الْبَابَ میں حَارِس معرف بالنداء ہے اور حَارِسُ الْمَدْرَسَةِ میں وہی لفظ معرف بالاضافہ، دونوں صورتوں میں مفہوم معین چوکیدار ہی کا ہے مگر تعریف کا ذریعہ بدل گیا ہے۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ معرف بالنداء وہ نکرہ مقصودہ ہے جو حرف ندا سے پکارے جانے کی وجہ سے معین ہو جائے اور ضمے پر مبنی ہو کر معرفہ شمار ہو، جیسے يَا طَالِبُ۔ معرف بالاضافہ وہ نکرہ ہے جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو کر اس کی تعریف حاصل کر لے، جیسے كِتَابُ الطَّالِبِ اور غُلَامُ زَيْدٍ۔ دونوں میں اصل لفظ نکرہ ہوتا ہے اور تعریف باہر سے آتی ہے؛ فرق صرف ذریعے کا ہے: ایک میں ذریعہ ندا ہے اور دوسرے میں اضافت۔ شرائط واضح رہیں تو ان اقسام کی شناخت کسی بھی جملے میں آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر 20) 4 نمبر(

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل کو جملہ اسمیہ میں مبتدا کے طور پر استعمال کیجئے۔ — (20) اَلْفَلَّاحُ، اَلْأَخْبَارُ، اَلْحَدَائِقُ، اَلطَّالِبَانِ، قَلَمٌ، اَلْأُسْتَاذُ، دَرَجَةٌ، سَرِيعَةٌ، ذٰلِكَ، اَلْمَدْرَسَةُ، عَائِشَةُ، مِصْرُ

تعارف

جملہ اسمیہ عربی کے دو بنیادی جملوں میں سے ایک ہے جو اسم سے شروع ہوتا ہے اور اس کے دو رکن ہوتے ہیں : مبتدا اور خبر۔ اس سوال میں بارہ الفاظ و اسماء دیے گئے ہیں اور مطلوب یہ ہے کہ ہر ایک کو جملہ اسمیہ کے شروع میں مبتدا بنا کر استعمال کیا جائے۔ یہ مشق صرف جملہ بنانے کی نہیں بلکہ مبتدا کے قواعد کو عملی طور پر آزمانے کی بھی ہے، کیونکہ دیے گئے الفاظ میں معرفہ بھی ہیں اور نکرہ بھی، مفرد بھی اور مثنیٰ و جمع تکسیر بھی، اسم اشارہ بھی ہے اور ممنوع من الصرف بھی۔ ذیل میں پہلے مبتدا کے ضروری قواعد کا خلاصہ دیا گیا ہے، پھر بارہ کے بارہ جملے جدول میں ان کے اردو ترجمے اور نحوی نوٹ کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں اور آخر میں مشکل مقامات یعنی نکرہ کے مبتدا بننے اور خبر کی مطابقت کی الگ وضاحت کی گئی ہے۔

مبتدا کے ضروری قواعد

مبتدا وہ اسم مرفوع ہے جس سے جملہ اسمیہ شروع ہوتا ہے اور اس کے بارے میں کوئی بات کہی جاتی ہے، جبکہ خبر وہ حصہ ہے جو مبتدا کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور مبتدا کے معنی کو مکمل کرتا ہے۔ مبتدا کے تین بنیادی قاعدے یہ ہیں۔ پہلا :مبتدا ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے؛ مفرد میں ضمہ، مثنیٰ میں الف اور جمع مذکر سالم میں واؤ اس کے رفع کی علامت ہے۔ دوسرا :مبتدا اصولاً معرفہ ہوتا ہے کیونکہ نامعلوم چیز کے بارے میں خبر دینا مفید نہیں ہوتا؛ البتہ خاص مسوغات ہوں تو نکرہ بھی مبتدا بن سکتا ہے، جیسے نکرہ موصوفہ ہو یا خبر شبہ جملہ اس سے مقدم ہو۔ تیسرا :خبر اپنے مبتدا کی تذکیر، تانیث اور عدد کی مطابقت رکھتی ہے؛ مؤنث مبتدا کی خبر مؤنث آتی ہے، جیسے اَلْمَدْرَسَةُ كَبِيرَةٌ، اور غیر عاقل کی جمع تکسیر کی خبر عام طور پر واحد مؤنث آتی ہے، جیسے اَلْحَدَائِقُ جَمِيلَةٌ۔ ان تین اصولوں کو سامنے رکھ کر ذیل کے جملے بنائے گئے ہیں۔

جدول :بارہ الفاظ بطور مبتدا جملہ اسمیہ میں

لفظ) مبتدا(	جملہ اسمیہ	اردو ترجمہ	نحوی نوٹ
اَلْفَلَّاحُ	اَلْفَلَّاحُ نَشِيطٌ فِي حَقْلِهِ	کسان اپنے کھیت میں چست ہے	مبتدا مرفوع بالضمہ، خبر نَشِيطٌ

جمع تکسیر غیر عاقل، خبر واحد مؤنث	خبریں درست ہیں	اَلْأَخْبَارُ صَحِيحَةٌ	اَلْأَخْبَارُ
خبر واحد مؤنث، شبہ جملہ متعلق	ہمارے شہر میں باغات خوبصورت ہیں	اَلْحَدَائِقُ جَمِيلَةٌ فِي مَدِينَتِنَا	اَلْحَدَائِقُ
مبتدا مثنیٰ، رفع کی علامت الف	دونوں طالبات اپنے اسباق میں محنتی ہیں	اَلطَّالِبَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ فِي دُرُوسِهِمَا	اَلطَّالِبَتَانِ
نکرہ موصوفہ مبتدا، خبر شبہ جملہ	ایک نیا قلم میز پر ہے	قَلَمٌ جَدِيدٌ عَلَى الْمَكْتَبِ	قَلَمٌ
مبتدا معرفہ مرفوع، خبر مفرد	استاد اپنے کام میں مخلص ہے	اَلْأُسْتَاذُ مُخْلِصٌ فِي عَمَلِهِ	اَلْأُسْتَاذُ
نکرہ موصوفہ مبتدا، خبر جملہ فعلیہ	ایک اونچا درجہ محنتی طالب علم نے حاصل کیا	دَرَجَةٌ عَالِيَةٌ نَالَهَا الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ	دَرَجَةٌ
مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ	تیز ہے یہ نئی سائیکل	سَرِيعَةٌ هٰذِهِ الدَّرَّاجَةُ الْجَدِيدَةُ	سَرِيعَةٌ
اسم اشارہ مبتدا، اَلْكِتَابُ بدل/عطف بیان	وہ کتاب طلبہ کے لیے مفید ہے	ذٰلِكَ الْكِتَابُ نَافِعٌ لِلطُّلَّابِ	ذٰلِكَ
مؤنث مبتدا کی خبر بھی مؤنث	اسکول ہمارے گھر سے قریب ہے	اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيبَةٌ مِنْ بَيْتِنَا	اَلْمَدْرَسَةُ
علم مؤنث مبتدا، خبر نکرہ	عائشہ ایک ذہین طالبہ ہے	عَائِشَةُ طَالِبَةٌ ذَكِيَّةٌ	عَائِشَةُ
ممنوع من الصرف، مرفوع بالضمہ	مصر ایک بڑی عرب ریاست ہے	مِصْرُ دَوْلَةٌ عَرَبِيَّةٌ كَبِيرَةٌ	مِصْرُ

جملوں کی تفصیلی وضاحت

چند جملوں کی ترکیب الگ سے سمجھنا مفید رہے گا۔ اَلطَّالِبَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ میں دونوں لفظ مثنیٰ ہیں اور دونوں کا رفع الف سے ہے؛ اگر طالب علم خبر کو مفرد لکھ دے تو مطابقت کا قاعدہ ٹوٹ جائے گا۔ اَلْأَخْبَارُ صَحِيحَةٌ اور اَلْحَدَائِقُ جَمِيلَةٌ میں

مبتدا جمع تکسیر ہے مگر چونکہ یہ غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے خبر واحد مؤنث آئی ہے؛ یہ اس مشق کا سب سے اہم نحوی نکتہ ہے کیونکہ اردو ذہن جمع دیکھ کر جمع خبر لگانے کی طرف جاتا ہے۔ ذٰلِكَ والے جملے میں اسم اشارہ خود معرفہ اور مبتدا ہے اور اس کے بعد آنے والا الْكِتَابُ اس کا بدل یا عطف بیان ہے، پھر نَافِعٌ خبر ہے؛ اسم اشارے کے بعد اگر ال والا اسم آئے تو یہی ترکیب ہوتی ہے اور اگر بغیر ال والا آئے تو وہ خبر بن جاتا ہے، جیسے ذٰلِكَ كِتَابٌ۔ مِصْرُ والے جملے میں مصر شہر و ملک کا نام ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، مبتدا مرفوع ہونے کی وجہ سے اس پر ضمہ ہی آیا ہے، البتہ یہی لفظ مجرور ہوتا تو مَرَرْتُ بِمِصْرَ میں فتحہ آتا۔ عَائِشَةُ علم مؤنث ہے اور اس کی خبر طَالِبَةٌ نکرہ آئی ہے جس سے ایک عام اصول بھی واضح ہوتا ہے کہ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے جبکہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے۔

نکرہ الفاظ کے مبتدا بننے کی وضاحت

اس فہرست میں تین الفاظ نکرہ ہیں :قَلَمٌ، دَرَجَةٌ اور سَرِيعَةٌ۔ قاعدہ یہ ہے کہ نکرہ اسی وقت مبتدا بن سکتا ہے جب کوئی مسوغ موجود ہو۔ قَلَمٌ کے جملے میں دو مسوغ موجود ہیں :قَلَمٌ کے بعد جَدِيدٌ صفت آئی ہے اس لیے یہ نکرہ موصوفہ ہے، اور اس کی خبر بھی شبہ جملہ ہے یعنی عَلَى الْمَكْتَبِ، ایسی صورت میں فائدہ کامل ہو جاتا ہے۔ دَرَجَةٌ کے جملے میں بھی عَالِيَةٌ صفت نے نکرہ کو موصوف بنا دیا ہے اور آگے کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے مفہوم پوری طرح متعین ہو جاتا ہے۔ سَرِيعَةٌ خود صفت کا لفظ ہے، اسے مبتدا بنانے کے لیے اس کی خبر جملہ اسمیہ رکھی گئی ہے :سَرِيعَةٌ هٰذِهِ الدَّرَّاجَةُ الْجَدِيدَةُ، یعنی رفتار کی یہ کیفیت اس نئی سائیکل کی ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی سیکھنے کے قابل ہے کہ نکرہ کو مبتدا بنانے کی کوشش میں جملہ ہمیشہ مفید اور مکمل ہونا چاہیے، ورنہ ترکیب قواعد کے مطابق ہوتے ہوئے بھی مفہوم ادھورا رہتا ہے۔ طالب علم اگر چاہے تو ان تینوں کو ال لگا کر معرفہ صورت میں بھی جملے بنا کر دیکھ سکتا ہے، جیسے الْقَلَمُ، الدَّرَجَةُ اور اس سے مشق دوہری ہو جائے گی، مگر اصل جواب میں الفاظ کو اسی صورت میں استعمال کیا گیا ہے جس صورت میں وہ کتابچے میں دیے گئے ہیں۔

اپنی مشق کے لیے اضافی رہنمائی

اس مشق کو خود آزمانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر دیے گئے لفظ کے لیے پہلے یہ فیصلہ کریں کہ وہ معرفہ ہے یا نکرہ، مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع، اور عاقل ہے یا غیر عاقل۔ اس کے بعد ایسی خبر منتخب کریں جو اسی فیصلے کے مطابق ہو۔ مثال کے طور پر اگر لفظ مؤنث ہے تو خبر میں تائے مربوطہ لانا نہ بھولیں اور اگر لفظ جمع تکسیر برائے

غیر عاقل ہے تو خبر کو واحد مؤنث رکھنے کی عادت ڈالیں۔ خبر کے لیے آسان اور محفوظ صورتیں یہ ہیں :مفرد صفت لانا، جیسے كَبِيرٌ، جَمِيلَةٌ اور نَشِيطٌ؛ شبہ جملہ لانا، جیسے فِي الْبَيْتِ، عَلَى الْمَكْتَبِ اور مِنْ بَيْتِنَا؛ یا مکمل جملہ خبر بنانا، جیسا کہ دَرَجَةٌ والے جملے میں کیا گیا ہے۔ یہ بھی دیکھیں کہ اوپر کے جملوں میں خبر کبھی قریب کے مفہوم میں آئی ہے اور کبھی معیار و صفت کے مفہوم میں، مگر ہر جگہ مبتدا اور خبر کا ربط واضح ہے کہ سننے والے کو فوراً سمجھ آ جائے کہ بات کس کے بارے میں ہو رہی ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔ اگر کسی جملے میں یہ ربط کمزور محسوس ہو تو خبر بدل کر جملہ دوبارہ لکھیے؛ یہی نظرثانی مبتدا و خبر کی مشق کا اصل فائدہ ہے۔ مزید یہ کہ ان بارہ جملوں کو جملہ فعلیہ میں بدلنے کی مشق بھی کی جا سکے گی، جیسے الْفَلَّاحُ نَشِيطٌ سے نَشِطَ الْفَلَّاحُ فِي حَقْلِهِ، تاکہ دونوں قسم کے جملوں کا فرق بھی ساتھ ساتھ پختہ ہوتا جائے

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ بارہ کے بارہ الفاظ کو جملہ اسمیہ کے آغاز میں بطور مبتدا استعمال کیا گیا ہے اور ہر جملے میں خبر کو مبتدا کے مطابق رکھا گیا ہے۔ معرفہ الفاظ سیدھے مبتدا بنے، مثنیٰ میں رفع الف سے آیا، غیر عاقل کی جمع تکسیر کی خبر واحد مؤنث آئی، اسم اشارہ کے بعد بدل کی ترکیب استعمال ہوئی اور تین نکرہ الفاظ کو موسوغات یعنی وصف اور مناسب خبر کے ساتھ مبتدا بنایا گیا۔ یہی وہ نکات ہیں جن پر اس مشق کے نمبر منحصر ہیں، اس لیے جملے حفظ کرنے کے بجائے ان قواعد کو سمجھ کر لکھنا زیادہ مفید ہے۔

سوال نمبر 20) 5 نمبر(

سوال نمبر 5: الف (پانچ ایسے جملے لکھیے جن کا آغاز فعل ماضی مجہول سے ہو۔) ب (پانچ ایسے جملے لکھیے جن کا آغاز فعل ماضی معروف سے ہو۔(20)

تعارف

فعل کی ایک اہم تقسیم یہ ہے کہ وہ معروف ہو یا مجہول۔ معروف اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم و مذکور ہو اور مجہول اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو اور مفعول بہ اس کی جگہ نائب فاعل بن جائے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں :پہلے حصے میں پانچ ایسے جملے مطلوب ہیں جن کا آغاز فعل ماضی مجہول سے ہو اور دوسرے حصے میں پانچ ایسے جملے جن کا آغاز فعل ماضی معروف سے ہو۔ دونوں صورتوں میں جملہ فعل سے شروع ہو گا، اس لیے یہ جملے فعلیہ ہوں گے اور ان میں فعل ماضی ہی پہلا لفظ ہو گا۔ ذیل میں پہلے دونوں اصطلاحات

کی تعریف اور مجہول بنانے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے، پھر دونوں حصوں کے پانچ پانچ جملے ان کے تجزیے کے ساتھ دیے گئے ہیں اور آخر میں معروف جملوں کو مجہول میں بدلنے کی مشق بھی شامل کی گئی ہے تاکہ دونوں صورتوں کا ربط واضح ہو جائے۔

معروف و مجہول کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی معروف کی مثال كَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ ہے :فعل كَتَبَ ہے، الطَّالِبُ اس کا فاعل ہے جو صراحت سے مذکور ہے اور الدَّرْسَ مفعول بہ ہے۔ فعل ماضی مجہول کی مثال كُتِبَ الدَّرْسُ ہے :یہاں لکھنے والا ذکر نہیں ہوا اور مفعول بہ الدَّرْسُ نائب فاعل بن کر مرفوع ہو گیا ہے۔ فعل ماضی کو مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے پہلے حرف کو ضمہ دیا جاتا ہے اور آخری حرف سے پہلے والے حرف کو کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے كَتَبَ سے كُتِبَ، فَتَحَ سے فُتِحَ، قَرَأَ سے قُرِئَ، حَفِظَ سے حُفِظَ، بَنَى سے بُنِيَ اور أَكَلَ سے أُكِلَ۔ یہ تبدیلی صرف فعل میں ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں مفعول بہ نائب فاعل بن کر مرفوع ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ جو فعل لازم ہو اور مفعول بہ نہ لیتا ہو اس کا مجہول اس آسان صورت میں نہیں بنتا، اس لیے مجہول کی مثالیں ہمیشہ متعدی افعال سے دی جاتی ہیں۔ نائب فاعل بھی فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے اور فعل تذکیر و تانیث میں اسی کی پیروی کرتا ہے، جیسے كُتِبَتِ الرِّسَالَةُ میں مؤنث نائب فاعل کی وجہ سے فعل مؤنث آیا ہے۔

جدول :معروف سے مجہول بنانے کی مثالیں

معنی	مجہول) ماضی(	معروف) ماضی(
لکھا گیا	كُتِبَ	كَتَبَ
کھولا گیا	فُتِحَ	فَتَحَ
پڑھا گیا	قُرِئَ	قَرَأَ
حفظ کیا گیا	حُفِظَ	حَفِظَ
پیا گیا	شُرِبَ	شَرِبَ
بنایا گیا	بُنِيَ	بَنَى

الف) فعل ماضی مجہول سے شروع ہونے والے پانچ جملے(

(1)كُتِبَ الدَّرْسُ عَلَى السَّبُّورَةِ۔ سبق تختۂ سیاہ پر لکھا گیا۔ كُتِبَ فعل ماضی مجہول ہے اور الدَّرْسُ نائب فاعل مرفوع ہے۔ (2)فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ فِي الصَّبَاحِ۔ اسکول کا دروازہ صبح کھولا گیا۔ یہاں بَابُ نائب فاعل ہے اور الْمَدْرَسَةِ اس کا مضاف الیہ ہے۔ (3) حُفِظَ الْقُرْآنُ فِي الصُّدُورِ۔ قرآن سینوں میں محفوظ کیا گیا۔ اس جملے میں بھی فاعل مذکور نہیں اور الْقُرْآنُ نائب فاعل ہے۔ یہاں صیغہ اور ترکیب صرف زبان کی مشق کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ (4) شُرِبَ الْمَاءُ الْبَارِدُ بَعْدَ اللَّعِبِ۔ کھیل کے بعد ٹھنڈا پانی پیا گیا۔ الْمَاءُ نائب فاعل ہے اور الْبَارِدُ اس کی صفت ہے جو نائب فاعل کے مرفوع ہونے کی وجہ سے خود بھی مرفوع آئی ہے۔ (5) بُنِيَ الْمَسْجِدُ الْجَدِيدُ فِي قَرْيَتِنَا۔ ہمارے گاؤں میں نئی مسجد بنائی گئی۔ بُنِيَ اصل میں بَنَى کی مجہول صورت ہے اور الْمَسْجِدُ نائب فاعل ہے۔ ان پانچوں جملوں میں ایک نمونہ مشترک ہے: فعل ماضی مجہول پہلے آیا ہے، اس کے پہلے حرف پر ضمہ اور ما قبل آخر پر کسرہ ہے اور اس کے بعد والا مرفوع اسم نائب فاعل ہے۔ جملے لکھتے وقت یہ بھی دیکھ لیں کہ نائب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث آئے گا، جیسے قُرِئَتِ الْقِصَّةُ، قصہ پڑھا گیا، یہ چھوٹی مثال بطور اضافی مشق ذہن میں رکھیں۔

ب) فعل ماضی معروف سے شروع ہونے والے پانچ جملے

(1)كَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ فِي الدَّفْتَرِ۔ طالب علم نے سبق کاپی میں لکھا۔ كَتَبَ فعل ماضی معروف ہے، الطَّالِبُ فاعل مرفوع اور الدَّرْسَ مفعول بہ منصوب ہے۔ (2) قَرَأَتِ الْبِنْتُ الْقِصَّةَ قَبْلَ النَّوْمِ۔ لڑکی نے سونے سے پہلے کہانی پڑھی۔ فاعل مؤنث ہونے کی وجہ سے فعل قَرَأَتْ تائے تانیث کے ساتھ آیا ہے۔ (3) فَتَحَ الْمُعَلِّمُ بَابَ الْفَصْلِ۔ استاد نے جماعت کا دروازہ کھولا۔ یہاں بَابَ مفعول بہ اور الْفَصْلِ مضاف الیہ ہے۔ (4) حَفِظَ الْوَلَدُ الدَّرْسَ جَيِّدًا۔ لڑکے نے سبق اچھی طرح یاد کیا۔ جَيِّدًا یہاں حال یا مفعول مطلق کی جگہ کیفیت بتانے کے لیے منصوب آیا ہے۔ (5) زَرَعَ الْفَلَّاحُ الْقَمْحَ فِي حَقْلِهِ۔ کسان نے اپنے کھیت میں گندم بوئی۔ الْقَمْحَ مفعول بہ ہے اور فِي حَقْلِهِ جار مجرور فعل سے متعلق ہے۔ ان پانچوں جملوں میں فاعل صراحت سے موجود ہے، یہی معروف کی پہچان ہے، اور ہر جملہ فعل ماضی سے شروع ہو کر جملہ فعلیہ بن رہا ہے۔ پہلے حصے کے جملوں سے ان کا موازنہ کریں تو فرق خود بول اٹھتا ہے: وہاں الدَّرْسُ نائب فاعل تھا اور یہاں الدَّرْسَ مفعول بہ ہے۔

معروف کو مجہول میں بدلنے کی اضافی مشق

دونوں حصوں کے ربط کو پختہ کرنے کے لیے حصہ ب (ہی کے تین جملوں کو مجہول میں بدل کر دیکھیں۔ كَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ سے بنے گا: كُتِبَ الدَّرْسُ فِي الدَّفْتَرِ، فاعل الطَّالِبُ حذف ہوا، فعل كُتِبَ ہو گیا اور مفعول بہ الدَّرْسَ نائب فاعل

بن کر الدَّرْسُ مرفوع ہو گیا۔ قَرَأَتِ الْبِنْتُ الْقِصَّةَ سے بنے گا :قُرِئَتِ الْقِصَّةُ قَبْلَ النَّوْمِ، یہاں نائب فاعل مؤنث ہونے کی وجہ سے مجہول فعل بھی مؤنث آیا ہے۔ زَرَعَ الْفَلَّاحُ الْقَمْحَ سے بنے گا :زُرِعَ الْقَمْحُ فِي الْحَقْلِ۔ ان تبدیلیوں میں تین اقدامات ہر بار یکساں ہوتے ہیں :فاعل کا حذف، فعل کے پہلے حرف پر ضمہ اور ما قبل آخر پر کسرہ، اور مفعول بہ کا رفع پا کر نائب فاعل بن جانا۔ یہ تینوں اقدامات یاد کر لیے جائیں تو معروف سے مجہول اور مجہول سے معروف کی تبدیلی کی ہر مشق آسان ہو جاتی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مجہول کا استعمال اس لیے کیا جاتا ہے کہ یا تو فاعل معلوم نہ ہو یا اس کا ذکر مقصود نہ ہو اور توجہ کام اور اس کے نتیجے پر مرکوز رکھنی ہو۔

خلاصہ و نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ فعل ماضی معروف میں فاعل مذکور ہوتا ہے اور فعل ماضی مجہول میں فاعل حذف کر کے مفعول بہ کو نائب فاعل بنا دیا جاتا ہے اور فعل کی صورت یہ ہو جاتی ہے کہ پہلے حرف پر ضمہ اور ما قبل آخر پر کسرہ آ جاتا ہے۔ حصہ) الف (میں کُتِبَ، فُتِحَ، حُفِظَ، شُرِبَ اور بُنِيَ سے شروع ہونے والے پانچ جملے اور حصہ) ب (میں کَتَبَ، قَرَأَتْ، فَتَحَ، حَفِظَ اور زَرَعَ سے شروع ہونے والے پانچ جملے تجزیے سمیت پیش کیے گئے ہیں۔ ساتھ میں تبدیلی کی مشق بھی دے دی گئی ہے تاکہ دونوں صورتوں کا فرق رٹے کے بجائے قاعدے سے سمجھ میں آ جائے۔

AIOU LIBRARY aioulibrary.com